49019-قضاء میں نمازوں کی ترتیب کی کیفیت

سوال

قضاء کی جانے والی نمازوں کی ترتیب کی کیفیت کیا ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

جمہور اہل علم کے مسلک کے مطابق نمازوں کی قضاء میں ترتیب واجب ہے .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں لکھتے ہیں :

(اور بالجملہ یہ کہ قضاء میں ترتیب واجب ہے .

امام احمد نے کئی ایک جگہ یہی بیان کیا ہے ... اور نخعی، زھری، ربیعہ، یحی انصاری، امام مالک، لیث، اور امام ابو حنیفہ اور اسحاق رحمہم اللہ جمیعا سے اسی طرح منقول ہے .

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں : واجب نہیں؛ کیونکہ فرض فوت شدہ ہے چنانچہ اس میں ترتیب واجب نہیں، جس طرح روزے ہیں ... جب یہ ثابت ہوگیا تو اس میں ترتیب واجب ہے، چاہے کتنی بھی زیادہ ہوں، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے .

اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں :

ایک دن اور رات کی نمازوں سے زیادہ میں ترتیب واجب نہیں؛ کیونکہ اس سے زیادہ میں ترتیب کا معتبر ہونا اس کے لیے مشقت ہے، اور یہ تکرار میں داخل ہونے کا باعث ہے، چنانچہ روزوں کی قضاء میں عدم ترتیب کی طرح ساقط ہو جائیگی) اھـ.

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (352/1).

چنانچہ اس سے حاصل یہ ہوا کہ احناف، مالکیہ، حنابلہ میں سے جمہور اہل علم کے ہاں ترتیب واجب ہے، لیکن اتنا ہے کہ مالکی اور احناف کے ہاں ایک دن اور رات سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترتیب واجب نہیں.

ترتیب کی صورت یہ ہوگی کہ جس طرح معروف نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح قضاء بھی ادا کی جائیگی، چنانچہ مثلا جس کی ظہر، عصر کی نماز رہ گئی تو وہ پہلے ظہر اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گا.

لیکن بھولنے اور جہالت کی بنا پر ترتیب ساقط ہو جائیگی، اور اسی طرح موجودہ نماز کا وقت نکل جانے اور جماعت رہ جانے کا خدشہ ہو تو پہلے حاضر نماز ادا ہوگی اور پھر فوت شدہ، راجح یہی ہے.

اس لیے جس کی دو نمازیں رہ گئی ہو مثلا ظہر اور عصر اور اس نے بھول کر پہلے عصر کی نماز ادا کرلی یا ترتیب کے وجوب سے جاہل ہونے کی بنا پر تو اس کی نماز صحیح ہوگی.

اور اگر یہ خدشہ ہو کہ قضاء والی نماز ادا کرنے سے موجودہ عصر کی نماز کا اختیاری وقت نکل جائیگا تو وہ عصر کی نماز پہلے ادا کرے، اور پھر اپنی فوت شدہ کی قضاء کرے.

اوراسی طرح اگروہ مسجد میں داخل ہو توکیا وہ جماعت کے ساتھ موجودہ اور حاضر نمازادا کرے یا کہ فوت شدہ نماز کی قضاء کرے ؟

امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے کہ جماعت رہ جانے کے خوف سے ترتیب ساقط ہوجاتی ہے .

لیکن اس حالت میں انسان کو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کی نیت سے جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیے ، جیسا کہ اگر کسی کی ظہر کی نماز رہتی ہو اور وہ مسجد میں آئے تو عصر کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز کی نیت سے نماز ادا کرسکتا ہے ، اور امام کی نیت سے مقتدی کی نیت مختلف ہونا کوئی ضرر اور نقصان نہیں دے گا ، پھر بعد میں وہ عصر کی نماز ادا کرلے .

دیکھیں : الشرح الممتع (2/138–144).

واللہ اعلم .